50732 ـ كيا بيوى كى طرح خاوند بهى بيوى سے نفلى روزے كى اجازت لے گا ؟

سوال

رمضان كے علاوہ باقى ايام ميں عورت روزہ ركھنے كے ليے خاوند سے اجازت ليتى ہے؛ كيونكہ خاوند كا حق ہے كہ وہ جب چاہے بيوى سے ہم بسترى كرسكتا ہے، اور بيوى كو اس كى اطاعت كرنى واجب ہے، تو كيا بيوى كو بهى يہ حق ہے كہ خاوند روزہ ركھنے سے قبل بيوى سے اجازت لے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے خاوند كى موجودگى ميں بيوى كو بغير اجازت روزہ ركھنے سے منع فرمايا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عورت كے ليے حلال نہيں كہ اس كا خاوند موجود ہو اور وہ اس كى اجازت كے بغير روزہ ركھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (5195) صحيح مسلم حديث نمبر(1026)

اور مسند احمد كے لفظ ہيں:

" عورت كسى ايك دن بهى خاوند كى موجودگى ميں اس كى اجازت كے بغير روزہ نہيں ركھ سكتى "

مسند احمد حديث نمبر (9815) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب حديث نمبر (1052).

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

يہ نفلى اور مندوب روزے پر محمول ہے، جس كے ليے كوئى معين وقت نہيں، اور يہ نہى تحريم كے ليے ہے، ہمارے اصحاب نے يہى بيان كيا ہے، اور اس كا سبب يہ ہے كہ خاوند كو سب دنوں ميں بيوى سے استمتاع يعنى نفع حاصل كرنے كا حق حاصل ہے، اور اس ميں اس كا حق فورى طور پر واجب ہوتا ہے، لہذا وہ نفلى روزے سے فوت نہيں ہو سكتا، نہ ہى واجب ميں تاخير سے"

شرح مسلم (7 / 115).

دوم:

اور عورت کے لیے نہی اور مرد کے لیے نہی کے وارد نہ ہونے کے سبب سے یہ حکمت استنباط کی جا سکتی ہے کہ:

1 ۔ بیوی کے مقابلے میں خاوند کا حق بیوی پر زیادہ متاکد ہے، لہذا اس میں خاوند کو بیوی پر قیاس کرنا صحیح نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" خاوند کا بیوی پر حق بیوی کے حق سے زیادہ عظیم اور بڑا ہے، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں؛ کیونکہ اللہ تعالی نے ان کے لیے عورتوں پر حق رکھا ہے" اسے ابو داود نے روایت کیا ہے. انتہی

دیکھیں: المغنی لابن قدمہ المقدسی (7 / 223).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" عورت پر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کے بعد خاوند کا حق ہے، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر میں کسی کو کسے کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرتی، کیونکہ خاوند کا اس پر عظیم حق ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (3 / 144).

2 ۔ غالب طور پر خاوند ہی جماع کا مطالبہ کرتا ہے، اور عورت مطلوب یعنی اس سی مطالبہ کیا جاتا ہے، لہذا اکثر اور غالب خاوند کی رغبت ہی بیوی کی طرف ہوتی ہے، اس لحاظ سے یہ مناسب ہوا کہ عورت نفلی روزہ رکھنے سے

قبل خاوند سے اجازت لے ہو سکتا ہے، اسے اس کے ساتھ جماع کرنے کی رغبت ہو.

2 ـ مردوں کی شہوت عورتوں کی شہوت سے زیادہ اور عظیم ہوتی ہے اس لیے مرد کو چار بیویاں کرنے کی اجازت ہے، اور عورتوں میں ایسا نہیں، اور نہ ہی انہیں اس کی اجازت ہے، اور اس لیے بھی کہ مرد کی جماع سے صبر کرنے کی طاقت عورتوں سے کمزور ہے، اور اسی لیے انہیں اجازت لینے کا کہا گیا ہے اور جب خاوند جماع کا مطالبہ کرے اور بیوی اسے منع کردے تو اس کے وعید آئی ہے.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ کے پاس ایك عورت آ کر کہنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب میں نماز پڑھتی ہوں تو مجھے مارتا ہے، اور روزہ رکھتی ہوں تو میرا خاوند صفوان بن المعطل مجھ سے روزہ افطار کروا دیتا ہے، اور طلوع شمس سے قبل نماز ادا نہیں کرتا، راوی کہتے ہیں کہ صفوان ان کے پاس تھے وہ کہتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اس عورت نے کہا اس کے بارہ میں صفوان سے پوچھا تو وہ کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا یہ کہنا کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو مجھے مارتا ہے، یہ اس لیے کہ وہ دو سورتیں پڑھتی ہے اور ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے، راوی کہتے ہیں، تو اس نے کہا اگر ایك سورۃ ہوتی تو لوگوں کو کافی تھی.

اور اس کا یہ کہنا کہ: وہ میرا روزہ کھلوا دیتا ہے، کیونکہ وہ روزے رکھتی ہی جاتی ہے، اور میں جوان آدمی ہوں، صبر نہیں کر سکتا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن فرمایا: خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی عورت روزہ نہ رکھے.

اور اس کا یہ کہنا کہ: میں طلوع شمس سے قبل نماز نہیں پڑھتا، ہم ایسے گھر والے ہیں جن کے بارہ یہ معلوم ہو چکا ہے، ہم سورج طلوع ہونے سے پہلے بیدار ہی نہیں ہو سکتے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیدار ہو جاؤ تو نماز ادا کر لیا کرو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2459) اس حدیث کو ابن حبان (4 / 354) نے صحیح کہا ہے، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے الاصابۃ (3 / 441) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (7 / 65) میں صحیح قرار دیا ہے.

شیخ محمد بن صالح العیثمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور خاوند کے بیوی پر حقوق میں یہ بھی ہے کہ:

بیوی کوئی ایسا عمل نہ کرے جس سے خاوند کا کمال استمتاع ضائع ہوتا ہو، حتی کہ اگر یہ نفلی عبادت بھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ اس کا خاوند موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے، اور وہ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے "

دیکھیں: حقوق دعت الیھا الفطرۃ و قررتھا الشریعۃ (12).

اور شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ تعال کہتے ہیں:

عورت کے لیے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے ؛ کیونکہ خاوند کو اس کے ساتھ معاشرت اور استمتاع خوشطبعی کا حق ہے، اور اگر وہ روزہ رکھی گی تو اسے اس کے حق سے روک رہی ہے، لہذا اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، اور اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ صحیح نہیں ہو گا.

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (4 / 73 - 74).

4 - خاوند کے حقوق پورے کرنا، اور گھر کا خیال رکھنا، اور اولاد کی تربیت کرنا بیوی کے اوپرواجبات میں سے ہے، بعض اوقات خاوند بیوی کا نفلی روزہ رکھنے اور ان واجبات کے مابین تعارض دیکھتا ہے، اور عورتوں میں اس بات کا مشاہدہ بھی کیا گیا ہے - بلکہ بعض مردوں میں - کہ جب وہ روزہ رکھ لے تو سست ہو جاتی اور گھریلو واجبات میں کوتاہی کرنے لگتی ہے، اسی لیے اسے نفلی روزہ رکھنے کے لیے اجازت لینے کا کہا گیا ہے، لیکن فرض روزے میں نہیں.

5 - عام طور پر عادتا خاوند کام کاج اور کمائی کرنے کے لیے جاتا ہے لیکن عورت جس کا کام گھر میں ہے، تو اس کے لیے ضرورت نہ ہونے کی بنا پر خاوند سے اجازت لینا مشروع نہیں کیا گیا، لیکن عورت اجازت لے گی.

بہر حال شریعت کے احکام اور منہیات سب کے سب حکمت پر مبنی ہیں، اور مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ یہی کہے کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کی، اصل میں مرد اور عورتیں احکام میں مشترک ہیں، لیکن جن میں اللہ تعالی نے کسی حکمت کی بنا پر جس کا تعلق اس کی طبیعت اورخلقت کے ساتھ ہے اس میں فرق کیا ہے، یا پھر اس لیے کہ مومن کو آزمائے کہ کون سچا مومن ہےاور کون نہیں.

واللہ اعلم .